# حرف وصوت کا باہم ربط: مطالعہ صوتیات کا اجمالی جائزہ

عظیم اللہ جندران

Azeemullah Jindraan

Ph.D Scholar, Department of Urdu,
Lahore Garrison University, Lahore.

منزہ منور سلہری

Munazza Munawar Sulehri

Ph.D Scholar, Department of Urdu,
Lahore Garrison University, Lahore.

**Abstract**:

This article deal with the phonological aspect of Urdu linguistics. The study of Urdu phonemes, sounds and types of sounds and their outlets are the major body of the article. Consonant and vowels have also been discussed hereby. The technique of literalire review and content analyzer have been adopted in this study for data collection and analyzer furthermore, comparative technique has also been employed while comparing Urdu / English alphabet vowel sound and their relevant examples. Comparative definition and description of phonology and phonemics is visible here, too. The paper is worthwhile for the student and researchers' of linguistics, phonology and phonemics in Urdu and English.

## مقاصد تحقیق

۱۔لسانیات کی تعریف بیان کرنا۔
۲۔حرف اور آواز کے ربط کی توضیح پیش کرنا
۳۔اردو زبان کی آوازوں کی اقسام کی وضاحت اور درجہ بندی کرنا

۴۔ مطالعہ اصوات کی مختلف صورتیں بیان کرنا
۵۔ اعضائے صوت کی درجہ بندی کرنا
۶۔ مصوتوں اور مصمتوں کے فرق اور امثال کو پیش کرنا
۷۔ آوازوں کے استعمال کے بنیادی قواعد کی تخریج کرنا

## اعتذار/حدود کار

یہ مضمون متعلقہ ادب کے تحقیقی مطالعہ اور تجزیہ پر مبنی ہے۔ متعلقہ ماخذوں سے اس مضمون کی تیاری میں استفادہ کیا گیا ہے۔ اس مضمون کی تیاری کسی لینگوایج لیب کے ریسرچ ورک پر بلاواسطہ مبنی نہیں ہے

## طریقہ تحقیق (Research methodology)

یہ مضمون بیانیہ تحقیق (Descriptive Research) پر مبنی ہے اس میں مندرجہ ذیل تحقیقی طریقہ اور تکنیکات کو اختیار کیا گیا ہے:۔

۱۔ لوازمہء مواد کا تجزیہ ( Content analysir)
۲۔ متعلقہ ادب کا جائزہ ( Literature Review)
۳۔ معلومات کا تقابل و توازن ( Comparison and contrast)
۴۔ معلومات کا مقداری ع معیاری/ کمیتی و کیفتی تجزیہ (Quantitative and qualitative analysir)

بیانیہ طرز تحقیق کے تحت ان مندرجہ بالا تکنیکوں کی مدد سے اس مضمون کی تیاری کی گئی ہے۔

## تعارف

غیر ملکی اور غیر مادری زبانوں کے سیکھنے اور سکھانے میں زبان کی آوازوں کے نظام اور ان کی ساخت، آوازوں کے مخارج اور ان کی سمعیاتی خصوصیات کا علم انتہائی ضروری ہے۔ ایک معلم کو کامیاب استاد ہونے کے لیے زبان کے بنیادی مواد یعنی آوازوں کا نظام اور اپنے مقصد یعنی زبان کی آوازوں پر مکمل اختیار، اور اس کے صحیح تلفظ کا علم ہونا چاہیے۔ بغیر زبان کے عام تلفظ اور اعضائے تکلم کو سمجھے بغیر زبان کے نقائص کو سمجھنا ناممکن ہے۔ زبان کے مختلف نقص مثلاً ہکلانا، تتلانا، وغیرہ یا زبان کے سلسلے کی مختلف تربیتیں جو مثلاً مقرر، اداکار، یا ریڈیو پر نشر کرنے والوں کو دی جاتی ہے ان سب ہی میں صوتیات بہت مددگار ثابت ہوتی ہے۔ پروفیسر اقتدار حسین (۱۹۹۴) کے بقول:

> ''زبان کی آوازوں کے سائنٹفک ڈھنگ یا منظم طور سے مطالعے کو صوتیات کہتے ہیں۔'' (۱۱)

اس طرح کا مطالعہ ایک ماہر صوتیات ہی کر سکتا ہے۔ ماہر صوتیات ایسے سائنس دان کو کہتے ہیں جس نے زبان کی آوازوں کو سمجھنے، ان میں تفریق کرنے اور ان کو تجزیہ کرنے کے لیے با قاعدہ تربیت حاصل کی ہو۔

صوتیات میں محض وہ انسانی آوازیں شامل ہیں جو وہ اعضائے تکلم کے ذریعے اپنا مدعا بیان کرنے کے لیے پیدا کرتا ہے۔ اعضائے تکلم میں وہ تمام اعضا شامل ہیں جن کی مدد سے بولی کی آوازوں کو ادا کرنا ممکن ہوتا ہے۔ ان میں زبان، تالو، دانت، حنجرہ وغیرہ شامل ہیں۔ ڈاکٹر اقتدار حسین (۱۹۹۴) نے صوتیات کی اہمیت ان الفاظ میں بیان کی ہے:

''صوتیات زبان کی آوازوں اور ان کے مخارج کا مطالعہ کرتی ہے ان میں اعضائے تکلم کی حرکت اور تمام کا مطالعہ شامل ہے۔ لسانیات کے مطالعے میں صوتیات کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ صوتیات کی مدد سے ہی ممکن ہے کہ ہم کسی زبان کے الفاظ کے تلفظ کو صحیح طرح سے سمجھ سکیں۔ لسانیات کی مختلف سطحیں مثلاً فونمیات، صرف ونحو کے مطالعہ کے لیے بھی صوتیات بہت اہم ہے۔ بات چیت کے دوران الفاظ کی صوتی شکل میں تبدیلی عام ہے جس کا مطالعہ ہم مار فونمیات میں کرتے ہیں اس مطالعے میں بھی صوتیات کا مطالعہ ناگذیر ہے۔'' (۲)

ڈاکٹر محبوب عالم (۱۹۹۷) کے نزدیک:

''علم لسانیات میں صرف آوازوں پر مبنی اظہار خیال یعنی لسانی علامتوں یا بولی ہی کو موضوع بنایا جاتا ہے جس کے لیے ہم مجاز مرسل کے طور پر زبان کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔'' (۳)

زیرِ نظر مقالہ لسانیات کی رو سے اردو صوتیات یعنی زبان کی بنیادی آوازوں کا علم حاصل کرنے کی ایک کوشش ہے۔ زبان صرف آوازوں کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک با معنی صوتی نظام ہوتا ہے اس کے معاشرتی اور نفسیاتی عناصر بھی اتنے ہی اہم ہیں جتنے طبعی اور عضویاتی۔ زبان کسی تہذیب کا ایک رکن نہیں بلکہ اس کی بنیاد ہوتی ہے۔

صوتیات کے علم سے آگاہی نہ صرف بہتر فنکار پیدا کر سکتی ہے بلکہ زبان کے معلمین بھی اپنے فرائض بہتر طور پر انجام دے سکتے ہیں۔ ان غیر ملکی طلباء کے لیے جو اردو زبان سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ خاص طور پر صوتی نظام کا علم بہت معاون و مددگار رہوگا۔ ڈاکٹر سہیل بخاری (۱۹۹۱ء) ''بنیادی آوازوں'' کے سلسلہ میں توضیح پیش کرتے ہیں:

''اردو زبان میں ۲قسم کی آوازیں ہیں سُرُ، اَسر۔ سرُ کو انگریزی میں (vowel) کہتے ہیں اور سنسکرت میں سُور، عربی میں حروف علت۔ جبکہ اَسر جسے انگریزی میں consonant، سنسکرت میں ویجن، عربی میں حروف صیح کہتے ہیں۔ زبان میں اَسر کو وہی حیثیت حاصل ہے جو جسم میں ہڈی کو۔ زبان کے اَسر اُس وقت تک ساکن رہتے ہیں جب تک انہیں متحرک نہیں کیا جاتا۔ زبان کے اَسُر وں کو سُرا اچھی طرح حرکت دیتے ہیں اور باہم جوڑتے ہیں جس طرح جسم کی ہڈیوں کو ٹو نچڑے باہم ملاتے اور ہلاتے ہیں۔'' (۴)

سہیل بخاری صاحب کا کہنا ہے:

''سُر ہمیشہ اَسر کے بعد آتا ہے دنیا کی ہر زبان میں ہر لفظ کی ابتدا اَسُر سے ہوتی ہے۔ البتہ اس کا خاتمہ اَسُر یا سُر دونوں میں سے کسی ایک پر بھی ہوسکتا ہے غرض زبان کی آوازوں کی یہ دونوں قسمیں اپنے آپ کو ایک دوسرے کی مدد سے ظاہر کرتی اور سینچواتی ہیں۔'' (۵)

بے شک تمام دنیا کے نوازئیدہ بچوں کے منہ سے نکلنے والی فطری آوازیں ایک جیسی ہوتی ہیں۔ لیکن ان آوازوں کو حروفی اور اعرابی علامتوں میں ڈھالنے کے قواعد اور طریقے ہر زبان کے منفرد اور ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

اگر چہ انسانوں کے منہ سے نکلنے والی ممکنہ، موٹی موٹی آوازیں تمام ممالک کی زبانوں میں موجود ہوتی ہیں۔ جیسے ''س'' کی آواز دنیا کی ہر زبان میں موجود ہے لیکن ت، پ، ر، ح اور خ کی آوازیں کسی خطے میں ہیں اور کسی میں نہیں۔ اس کا مطلب ہے مختلف ممالک کی زبانوں میں جہاں آوازوں میں یکسانیت پائی جاتی ہے وہاں ان کے حروف کی آوازوں میں اور اعراب کی ورائیٹیوں میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ اکرام حشمت (۱۹۸۵)ء نے فطری آوازوں کے بارے اپنا نقطہ نظر کچھ یوں بیان کیا ہے:

''نوزائیدہ بچوں کے منہ سے نکلنے والی فطری آوازیں جو کہ مختلف نفسیاتی کیفیتوں کے دوران اپنے حلق سے، ناک، تالو، زبان اور ہونٹوں سے نکالتے ہیں (جیسے آ، با، تا، ما، ایں، او، اوں، ہاہا، ہی ہی وغیرہ) اگر ان فطری آوازوں کا موازنہ کیا جائے تو بیشتر آوازیں آفاقی قوانیں کی طرح ہوتی ہیں۔'' (۶)

مصنف اسی بات کو مزید جامعیت کے ساتھ بیان کرتا ہے:

''بے شک فطری آوازیں ایک جیسی ہیں لیکن ان آوازوں کو حروف اور اعرابی علامتوں میں ڈھالنے کے قواعد اور طریقے ہر زبان کے منفرد اور ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔''

پروفیسر سید محمد سلیم (۱۹۸۱ء) نے حرف اور آواز میں ربط کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے:

''ہر حرف کسی نہ کسی آواز کی نمائندگی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ تحریر کی ابتداء بتدریج ہوئی۔ پہلے انسان نے تفریح کے طور پر تصویریں بنانا شروع کیں۔ اس کے بعد خاکہ نگاری شروع کی اور اس کے ذریعہ مفہوم ادا کرنے کی کوشش کی۔ خاکہ نگاری سے بات نقوش تک پہنچی۔ اس سے مزید ترقی کر کے انسان کے حلق سے نکلنے والی آوازوں کے لیے نقوش مقرر کر لیے۔''(۷)

اردو کے صوتی نظام میں ان گنت آوازیں ہیں دیکھیے اس ضمن میں خلیل صدیقی (۱۹۹۳ء) کا تبصرہ:

'' اردو کے صوتی نظام میں ان گنت آوازیں ہیں۔ لیکن جن آوازوں کا بآسانی ترجمہ ممکن ہے ان کی تعداد چھیاسٹھ(٦٦) ہے۔ اس تعداد میں وہ آوازیں بھی شامل ہیں جو لسانی ماحول سے متاثر ہو کر اپنے میں لائی ہوئی اہم تبدیلیوں کی بناء پر پہنچائی گئی ہیں۔''(۸)

صدیقی صاحب مزید بیان کرتے ہیں ان میں ۴۲، ۲ نیم مصمتے، ۱۰ سادہ، ۱۰ انفی اور ۲ ملواں مصوتے شامل ہیں۔ ڈاکٹر سہیل بخاری (۱۹۹۱) ''بنیادی آوازوں'' کے سلسلہ میں بیان کرتے ہیں:

''اردو میں دو قسم کی آوازیں ہیں (۱) سر (۲)، آسر۔ سر کو انگریزی میں vowel، سنسکرت میں سُور، عربی میں حروف علت کہتے ہیں اور آسر کو (consonant) انگریزی، سنسکرت میں ویجن، عربی میں حروف صحیح کہا جاتا ہے۔''(۹)

زبان و مکاں کے حالات کے مطابق زبان خود بخود بدلتی رہتی ہے اور اس تبدیلی کو ماہرین لسانیات زبان کا فطری ارتقاء قرار دیتے ہیں اس ارتقاء کا انحصار زیادہ تر صوتی تشکیل اور تغیر و تبدل پر ہوتا ہے۔ ڈاکٹر محی الدین زور (۱۹۶۱ء) ''صوتی تغیرات'' کے بارے لکھتے ہیں:

''تاریخ السنہ میں صوتی تبدیلوں اور ارتقاء کو اس لیے سب سے زیادہ اہمیت دی جاتی ہے کہ زبان کی دوسری اکثر تبدیلیاں اور ارتقا

کم وبیش اسی کے تحت ہوتے ہیں اور جو حالات، تلفظ اور لب ولہجہ میں تغیرات پیدا کرتے ہیں۔ان کی تحقیق وتفتیش اکثر دلچسپ ثابت ہوتی ہے۔صوتی تبدیلیوں کی سب سے پہلی اور اہم وجہ عضویاتی ہے۔ایک نسل دوسری نسل کے لیے جو لسانی ورثہ چھوڑتی ہے وہ بعینہ ایک متعین نہیں ہوتا۔ یہ یاد رکھنا چاہیے ہر نسل کے بعد اس کی آوازیں اور اس کے عضوی عادات واطوار غیر محسوس طور پر کچھ نہ کچھ تبدیلی پاتے ہیں۔ یہ تبدیلی اکثر نتیجہ ہوتی ہے ہمسایہ زبان کے اثر کا اجنبی زبان کی آوازیں اس نسل کے اپنے لفظ پر عمل یا رد عمل کرتی ہیں اس کا۔اس کے بعد اس نسل کے مخارج تلفظ آہستہ آہستہ اپنی جگہوں سے ہٹنے لگتے ہیں۔''(۱۰)

ڈاکٹر محبوب عالم خاں (۱۹۹۷) نے ''صوتی تغیرات'' بارے حسب ذیل پہلوؤں کی نشاندہی کی ہے:

''(i) اردو کے صوتی نظام میں مختلف ادوار میں نئی اصوات شامل ہوتی گئیں پرانی اصوات میں تغیر وتبدل ہوا۔

(ii) کچھ اصوات کا استعمال ترک ہوا اور چند اصوات کے مخرج میں تبدیلی ہوئی۔

(iii) ایک طویل تاریخی اور لسانی عمل سے گزر کر اصوات کا موجودہ نظام قائم ہوا۔

(iv) یہ نظام ہمہ وقت متحرک اور تغیر پذیر ہے۔''(۱۱)

خلیل صدیقی (۱۹۹۳) اردو کے صوتی نظام میں تکلمی آوازوں کے کردار کو نمایاں کیا ہے کچھ اس طرح:

بولتے وقت جو ہوا پھیپھڑوں سے نکل کر نرخرے سے گذرتی ہے اس کو مختلف اعضائے دہن کی حرکات وسکنات کی مدد سے روک دیا جاتا ہے یا اس کے بہاؤ کے زور میں کمی بیشی کی جاتی ہے اس کی گزرگاہ کو بند کیا جاتا ہے یا تنگ اور نیم کشادہ کیا جاتا ہے تو آوازیں پیدا ہوتی ہیں ان کو تکلمی آوازیں یا اصوات کہا جاتا ہے۔ ان کی تالیف وترکیب سے وہ پیٹرن بنتے ہیں جو زبان تشکیل کرتے ہیں۔ان آوازوں کے فرق وامتیاز کا دارومدار جوف دہن میں ہوا

کے دباؤ کو روکنے یا کم یا زیادہ کرنے کے مقامات اور طریقوں پر
ہوتا ہے ان مقامات اور طریقوں ہی کی نسبت سے اصوات کی
اصطلاحیں وضع کی جاتی ہیں اور درجہ بندی ہوتی ہے۔''(۱۲)

پروفیسر اقتدار حسین (۱۹۹۴) نے ''اعضائے تکلم'' کا مفہوم یوں بیاں کیا ہے:
''جن اعضاء سے زبان کی مختلف اصوات پیدا ہوتی ہیں۔ ان کو
اعضائے تکلم کہا جاتا ہے۔''(۱۳)

## اصوات کے مطالعہ کی صورتیں

خلیل صدیقی (۱۹۹۳) نے اصوات کے مطالعہ کی تین صورتیں بیاں کی ہیں:
''(۱) اجرائے صوت کے میکانکی عمل، اعضائے صوت، مخارج ادا
اور طریق ادا کا مطالعہ
(۲) بات چیت سے پیدا ہونے والی صوتی لہروں، ان کی ترسیل، صوتی عناصر
کی ماہیت، خصوصیات، نوعیت اور کیفیت کا مطالعہ
(۳) اعضائے سماعت، صوتی لہروں کی موصولی، کشف علامات۔''(۱۴)

اقتدار حسین (۱۹۹۴) نے آوازوں کے مطالعہ کے تین زاویے کچھ اس طرح پیش کیے ہیں:
نمبر۱: سمعیاتی صوتیات
آدمی کے منہ سے آواز نکلنے پر ہوا میں لہریں بنتی ہیں جن کی صوتی
لہریں کہتے ہیں۔ سمعیاتی صوتیات میں ان لہروں کا مطالعہ کیا جاتا
ہے۔
نمبر۲: سماعی صوتیات
کان کے پردے پر آوازوں کے اثرات کو ریکارڈ کرنا سماعی
صوتیات کے زمرے میں آتا ہے۔
نمبر۳: تلفظی صوتیات
انسان کے منہ اور گلے میں واقع ان اعضاء اور ان حرکات کا مطالعہ
کرنا جن کی مدد سے زبان کی آوازیں پیدا ہوتی ہیں۔ ایسے تمام
اعضاء جو نطقی آوازوں کے پیدا کرنے میں مدد دیتے ہیں ان کو
اعضائے تکلم یا اعضائے نطق کہتے ہیں۔''(۱۵)

خلیل صدیقی (۱۹۹۳ء) نے اصوات کے مطالعہ کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے اس میں مزید

اضافہ کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

''اصوات زبان کا صحیح مطالعہ بنیادی طور پر آلاتی (Instrumental) ہوتا ہے۔ اصوات کی ماہیت، خصوصیات، تکلم یا ادا کے لوازمات کی جانچ پڑتال کے لیے آلاتی تجربوں کا بھی سہارا لینا پڑتا ہے۔ اصوات کو بار بار دہرا کر دوسرے اصوات سے ممتاز اور الگ الگ کرنے کی شعوری کوشش بھی کی جاتی ہے۔ آلات عام انسانی تجربہ گاہ میں استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ ارتعاش، سر، رفتار صوت، وغیرہ کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے اس طریق مطالعہ کو تجرباتی صوتیات کہتے ہیں۔ مصنف مذکور نے اس کے علاوہ اصوات کے مطالعہ کے لیے سکونیاتی، تاریخی، حرکی اور اشتقاقی صوتیات کے نام بھی پیش کیے ہیں۔'' (۱۶)

ڈاکٹر اشرف کمال ۲۰۱۲ء) نے آوازوں کا تجزیاتی جائزہ کچھ اس انداز پیش کیا ہے:

'' آوازوں کے مخارج، طرز ادا، ماہیت اور نوعیت مل کر مصنوی ساختوں کو جنم دیتے ہیں۔ ہر آواز کچھ اختیاری علامتوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ ان آوازوں کو ہم الفاظ وحروف کی وساطت سے صفحہ قرطاس پر ظاہر کرتے ہیں۔ ہر آواز مختلف خصوصیات کی حامل ہوتی ہے۔ ایک آواز کا سر (Pitch ) ارتفاع (Amplitude) دوسری آواز کے سر اور ارتفاع سے مختلف نوعیت کا ہوتا ہے۔'' (۱۷)

## اعضائے صوت

خلیل صدیقی (۱۹۹۳ء) کے مطابق:

''۱۔ ہونٹ، ۲۔ دانت، ۳۔ اوپری مسوڑھے، ۴۔ سخت تالو، ۵۔ نرم تالو، ۶۔ لہات، ۷۔ لسانی پھل بلیڈ، ۸۔ زبان کا اگلا حصہ، ۹۔ زبان کی جڑ، ۱۰۔ حلقوم، ۱۱۔ انسانی المزمار، ۱۲۔ صوتی لب، ۱۳۔ نوک زبان۔'' (۱۸)

اس بابت ڈاکٹر محبوب عالم (۱۹۹۷) نے اضافہ کیا ہے اور ''۲۰'' عضویات صوت کی نشاندہی کی ہے:

''۱۔ انفی کوزہ، ۲۔ غشائی محراب، ۳۔ نتھنا، ۴۔ حنکی محراب، ۵۔ لثہ، ۶۔ دندان باہری، ۷۔ لب (بالائی)، ۸۔ انفی جوف، ۹۔ نوک

زبان، ۱۰۔ لب (زیریں)، ۱۱۔ دندان (زیریں)، ۱۲۔ وسط زبان،
۱۳۔ لثہ، ۱۴۔ پشت زبان، ۱۵۔ لہات، ۱۶۔ حلقوم، ۱۷۔ حلق پوش،
۱۸۔ ہنجرہ، ۱۹۔ نرخرہ، ۲۰۔ صوتی پردے۔''(۱۹)

نیز مصنف نے کوزۂ دہن کا نقشہ بھی بہت خوب صورت بنایا ہے اس میں لب، دندان، حنکی محراب، زغشائی محراب، لہات، زبان جیسے عضو کو ظاہر کیا ہے۔ اقتدار حسین (۱۹۹۴) نے حسب ذیل اعضائے صوت بیان کیے ہیں:

''۱۔ ہونٹ، ۲۔ دانت، ۳۔ اوپری مسوڑے، ۴۔ نرم تالو، ۵۔ سخت تالو، ۶۔ انفی جوف، ۷۔ نرم تالو، ۸۔ لہات، کوا، ۹۔ حلقوم، ۱۰۔ غذا کی نالی، ۱۱۔ ہنجرہ، ۱۲۔ صوت تانت، ۱۳۔ سانس کی نالی، ۱۴۔ حلق پوش، ۱۵۔ السنہ''(۲۰)

ڈاکٹر محبوب عالم (۱۹۹۷ء) نے اپنے تحقیقی مقالہ میں جو صوتیاتی رسم الخط استعمال کیا ہے اس کی بنیاد بین الاقوامی صوتیاتی رسم الخط (I.P.A Transcription) پر ہے۔ البتہ عملی سہولت اور اردو کی خصوصیات کے پیش نظر مندرجہ ذیل تحریف وتبادل سے کام لیا گیا ہے۔

''نمبر ۱۔ اردو کی ''حنکی آوازوں'' کے بین الاقوامی صوتیاتی حروف کے نیچے مڑا ہو نشان جوڑنے کے بجائے مریکی صوتیاتی انداز اختیار کرتے ہوئے ایک نقطہ استعمال کیا گیا ہے مثلاً ڈ [d]، ڈھ [dh] جیسی معکوسی آوازوں کے لیے [d] اور [dh] کی علامت استعمال کی گئی ہے۔

نمبر ۲. لہاتی صیغری آواز ''ے'' کے لیے بین الاقوامی صوتیاتی حروف [J] کے بجائے [S] کی علامت ایک نقطہ اوپر لگا کر استعمال کی گئی ہے اور حنکی بندشی ''ج'' کی آواز کے لیے [J] کی علامت اس طرح لب دندانی صیغری ''ؤ'' کے لیے [V] کی علامت اختیار کی گئی ہے۔

نمبر ۳۔ حنکی صیغری آواز ''ش'' کے بین الاقوامی صوتیاتی حروف [J] کے بجائے [S] کی علامت ایک نقطہ اوپر لگا کر استعمال کی گئی ہے۔ اس طرح ''ژ'' کے لیے [Z] کی علامت استعمال کی گئی ہے۔

نمبر ۴۔ عربی تلفظ کے ساتھ حلقی بندش ''ق''، ع'' اور حلقی صیغری ''ح'' بڑے حروف (Q) (A) اور (H) کے ذریعے لکھے گئے ہیں

اور ان کو ایک متبادل صورت قرار دیا ہے کیونکہ پاکستانی اردو میں عام بول چال میں (Diaphone) ن کا تلفظ [q][d] اور [b] کی طرح کیا جاتا ہے۔"(۲۱)

خواجہ محمد صدیق (۱۹۸۹ء) نے اردو رسم الخط اور اصوات زبان لاطینی بابت یہ تجزیہ پیش کیا ہے۔ "جب کوئی قوم اپنے رسم الخط کے نقائص کو دیکھتی ہے تو اس کے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ لاطینی رسم الخط اختیار کر لیا جائے لیکن ہمیں دیکھنا ہوگا کہ اردو زبان کی تمام آوازیں لاطینی حروف کے ذریعے ادا ہو سکتی ہیں کہ نہیں۔ چونکہ ہمارے ہاں انگریزی بہت زیادہ مروج ہے اس لیے ہم لاطینی حروف کی آوازیں انگریزی زبان کے مطابق بیان کریں گئے۔

لاطینی زبان میں حروف دو قسم کے ہیں حروف اصلی (consonant) اور حروف اعراب (vowels) اور ہر دو قسم کے حروف باہم ملا کر لکھے جاتے ہیں حروف اصلی یہ ہیں۔

## حروف اصلی (Consonant)

| Consonant | اصوات | Consonant | اصوات |
|---|---|---|---|
| b | ب | h | ح |
| d | ڈ | j | ج |
| f | ف | k | ک |
| g | گ | l | ل |
| m | م | v | و |
| n | ن | s | س |
| p | پ | y | ی |
| r | ر | z | ز |
| t | ٹ | | |

علاوہ وہ بریں c q w x چار اور حروف ہیں۔ لیکن یہ کوئی علیحدہ آواز نہیں دیتے۔ c بعض دفعہ K کی آواز دیتا ہے اور بعض دفعہ S کی ۔q اور K قریباً ایک ہی ہیں۔w اور Y دونوں "واؤ" کی آواز دیتے ہیں اور X منفرد آواز نہیں بلکہ k اور s کا مجموعہ ہے غرضیکہ حروفِ اصلی صرف سترہ (۱۷) آوازوں کو ظاہر کر سکتے ہیں۔

## حروف اعراب (Vowel)

حروف اعراب یہ ہیں:

| Vowel | اصوات | Vowel | اصوات | Vowel | اصوات |
|---|---|---|---|---|---|
| a | فتحہ | e | یائے مجہول | u | ضمہ |
| i | کسرہ | o | واو مجہول | | |

گویا حروف اصلی اور حروف اعراب ملا کر کل بائیس (۲۲) حروف ہوئے اور ان میں سے صرف ۲۲ آوازیں ادا کی جاسکتی ہیں۔ لیکن اردو زبان میں جیسا کہ آگے معلوم ہوگا کہ ۵۲ آوازیں ہیں۔ اگر ہم چاہیں کہ انہیں ۲۲ حروف کے ذریعے ادا کیا جائے تو ۸ حروف میں سے ایک کو تین تین آوازیں کے لیے رکھنا پڑے گا اور باقی حروف میں سے ہر ایک سے دو ۲۔ دو ۲ آوازیں ظاہر کرنا پڑیں گی۔(۲۲)

ڈاکٹر محمد غیاث الدین شاہ (۲۰۱۲) نے اردو میں (Consonant) کی متبادل آوازیں کچھ یوں بیان کی ہیں:

| No | Symbols | Sound in urdr | Sound in English |
|---|---|---|---|
| 1 | p | پ | PIn, Pad, Paw |
| 2 | b | ب | Bag, Big, Bit |
| 3 | t | ٹ | Tea, Tell, Take |
| 4 | d | ڈ | Day, dear, Doll |
| 5 | k | ک | kay,cat, cholera |
| 6 | g | گ | get, gap, garden |
| 7 | ts | چ | chain, cheat, chat |
| 8 | d3 | ج | jam, gel, gentle |
| 9 | f | ف | fast, food, fat |
| 10 | v | و(اوپر کا دانت ہونٹ پر) | van,valley, value |
| 11 | q Q | تھ، ث | three, thick,thin |
| 12 | o | د، ذ | this, these, they |
| 13 | s | س | sing , say, system |
| 14 | z | ز | zero, zebra, zoo |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 15 | j | ش | shine, patient, nation |
| 16 | 3 | ژ | pleasure, vision |
| 17 | h | ہ | hate, high, hold |
| 18 | m | م | money, mob, mat |
| 19 | n | ن | name, night, near |
| 20 | n | ں | bring,sing, king |
| 21 | ا | ل | light, lake. lay |
| 22 | ۲ | ر | reader, rat, right |
| 23 | J | ی | Yes, year, yellow |
| 24 | W | و (ہونٹ گول) | wet, wagon, war |

اردو میں ''Vowels'' کی متبادل آوازوں کی جھلک ملاحظہ ہو۔

| **No** | **Symbols** | **Sound in Urdu** | **Sound in English words** |
|---|---|---|---|
| 1 | i: | ی | seat, need, feed |
| 2 | I | زیر کی آواز | sit, bit, fit |
| 3 | e | اِء | bed, said, men |
| 4 | aa | اَے | man ,can, rat |
| 5 | a: | آ | cart, bark, star |
| 6 | ٨ | زبر کی آواز | bud , cut, mud |
| 7 | | او۔و | board, cord, worn |
| 8 | D | اَو | lot, dog, cough |
| 9 | U | پیش کی آواز | pull, put, wood |
| 10 | U: | لمبے پیش کی آواز | pool, mood, ,soup |
| 11 | 3: | اَ(ر) | bird, girl, first |
| 12 | | مختصر زیر کی آواز | away, again, above |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 13 | aI | آ۔اِی | time, mind, sky |
| 14 | au | اَو | now, cow, town |
| 15 | ei | اِے | late, rate, fate |
| 16 | au | او | go, so ,know |
| 17 | | او۔آئی | boy, toy,join |
| 18 | | اِ۔اَ | hare, fear, dear |
| 19 | | اے۔اَ | hare , chair, care |
| 20 | ue | اُ۔اَ | poor, sure, tour |

(۲۳)

اقتدار حسین (۱۹۸۵ء) نے آوازوں کی قسمیں اوران کی درجہ بندی بارے یہ اظہار خیال کیا ہے:

''زبان کی آوازوں کو ۲ خاص قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے ایک مصوتے اور دوسرے مصمتے ،مصوتے وہ آوازیں ہیں جن میں آواز کے اعضا گونج کے خلا بناتے ہیں اور سانس کی ہوا بغیر کسی رگڑ کے گزر جاتی ہے۔مصمتے وہ آوازیں ہیں جن میں سانس کی ہوا کو اپنے راستے میں کوئی رکاوٹ ملتی ہے جس سے رگڑ پیدا ہوتی ہے۔ مصوتوں کے پیدا کرنے میں صوت تانت ضرور تھرتھراتے ہیں جبکہ مصمتے میں یہ ضروری نہیں۔''(۲۴)

مصوتوں کی درجہ بندی کے متعلق اقتدار حسین (۱۹۸۵) نے تین باتوں کی نشاندہی کی ہے۔

''(الف)زبان کی اونچائی

زبان کتنی اونچی اٹھتی ہے۔زبان تالو کے قریب آتی ہے یا تا تالو دور نیچے رہتی ہے اس اونچائی کو ہم اونچا نیچا اور وسط میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

(ب)زبان کا حصہ

زبان کا کون سا حصہ متحرک ہوتا ہے۔یعنی زبان کا اگلا حصہ رجمی یا وسطی۔

(ج)ہونٹوں کی گہرائی

ہونٹوں کی شکل گول ہو جاتی ہے یا پھیلی ہوئی رہتی ہے۔یعنی گول

پھیلے ہوئے یا معمولی۔''(۲۵)

## آوازوں کے استعمال کے بارے اصول، قاعدے

اردو زبان میں شروع میں ہی مختلف آوازوں سے الفاظ گھڑنے یا الفاظ میں مختلف آوازیں استعمال کرنے سے متعلق کچھ مخصوص قاعدے اور اصول مقرر ہیں جن سے اردو الفاظ الگ پہچاں لیے جاتے ہیں، ان میں سے چند اصولوں کی ڈاکٹر سہیل بخاری (۱۹۹۱ء) نے نشاندہی کی ہے

(۱) ہر لفظ اُسر (صوت صحیح) سے شروع ہوتا ہے اور اسر (حرف صحیح) یا طویل سر (صوت علت) پر ختم ہوتا ہے جیسے چل، دیکھ، پانی، جاؤ، وغیرہ۔

(۲) سُر (صوت علت) اُسر (حرف صحیح) کے بعد ہی آتا ہے اس لیے سر (صوت علت) سے کوئی لفظ شروع نہیں ہوتا اور نہ کسی لفظ کا مختصر سُر (صوت علت) پر خاتمہ ہی ہوسکتا ہے۔ البتہ سنسکرت، فارسی، اور عربی میں ایسا ممکن ہے۔

فارسی لفظ کے آخری حرف کا زبر جو مختصر ہوتا ہے جا بجا ہائے ہوز اور کاف سے بدلا ہوا نظر آتا ہے، جیسے، بندہ۔ بندک۔ مژہ، مشرک، جن کی جمعیں بندگان اور شرگان بنتی ہیں۔ اسی قاعدے کی رو سے اردو میں عربی کے الفاظ شمع اور وضع جن کے آخری حروف متحرک ہیں علی العموم طویل سر سے شما اور وضا بولے جاتے ہیں۔

(۳) جس اسر (حرف صحیح) کے بعد سر (صوت علت) آتا ہے اسے متحرک (چل (اور جس اسر (حرف صحیح) کے بعد کوئی سر نہیں آتا اسے ساکن (اَچل) کہتے ہیں اور ان حالتوں کو بالترتیب حرکت اور سکون بولتے ہیں۔

(۴) کسی لفظ میں دو سر (اصوات علت) مسلسل نہیں بولے جا سکتے یعنی دو سروں (اصوات علت) ایک اُسُر (حرف صیح) آنا لازمی ہے اس لیے اردو میں مرکب سر (اصوات علت) جنھیں انگریزی میں ڈپ تھونگ کہتے ہیں۔

(۵) لفظ کے ابتدائی اسر (حروف صحیح) کے بعد سُر (صوت علت) کا آنا لازمی ہے یعنی کسی لفظ کا اَسر (حروف صحیح) ساکن نہیں بولا جا سکتا۔ اس لیے انگریزی لفظ (School) کو اردو میں ''اسکول'' اور

پنجابی اے (سین مفتوحہ) سکول بولتے ہیں۔
(۶) کسی لفظ میں مسلسل دو زیر یا دو پیش نہیں بولے جا سکتے۔ چنانچہ مادہ ''سک'' سے ہم نے دو لفظ سکیڑنا'' اور ''سکڑنا'' بنائے ہیں لیکن ''شک'' مارے پر اُو کا لاحقہ لگا کر ''سکوڑنا'' نہیں بنایا۔ بلکہ سین کو مکسور کر کے ''سکوڑنا'' بولا اِسی طرح ''بکھ'' کے مارے پر ''ار'' کا لاحقہ لگا کر ''بکھیرنا'' تو بنایا لیکن زیر کا لاحقہ لگا کر ''بکھیرنا'' نہیں بنایا بلکہ ''ب'' پر زبر لگا کر ''بکھیرنا'' بولا
(۷) کسی لفظ کے آخر میں دو مسلسل سُر (حروف صحیح) ساکن نہیں بولے جا سکتے جیسے فارسی میں دوست، گوشت، وغیرہ الفاظ بولے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اردو میں عوام الناس ان فارسی الفاظ کے آخری حرف کو ساقط کر کے دوس، کو ش بول لیتے ہیں اور اہل پنجاب ان کو دو دو ارکان میں تقسیم کر کے دوست۔ گو۔ شت بولتے ہیں۔ البتہ میں اردو میں آخری اَسر (حروف صیح) سے پہلے آنے والے دندان نون (ن) حلقی نون (ن) ل، ر۔ اور س کے اُسُر (حروف صیحہ) اس اصول سے مستثنیٰ ہیں۔ اور ساکن بولے جاتے ہیں جیسے ٹھنڈ، کھنڈ، پنڈ، ملنگ، بھنگ، وغیرہ میں آخری حرف ساکن سے پہلے یہ حرف بھی ساکن ہوتے ہیں۔
(۸) کسی لفظ میں مسلسل تین اُسُر (حروف صیحہ) متحرک نہیں بولے جا سکتے چنانچہ جہاں لاحقے لگانے کے باعث ایسی صورت پیش آتی ہے اور لگا تار تین متحرک اسروں (حرف صیحہ) کے آنے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔ وہاں اس لفظ کو نئے ارکان میں از سرِ نو تقسیم کر کے حرکت وسکون میں بھی تبدیلی کر لیتے ہیں۔ جیسے ''ڈگر'' سے لاحقہ ''اوں'' لگا کر ڈگروں نہیں بلکہ گاف کو ساکن کر کے ڈگ +روں بولتے ہیں اسی اصول کی رو سے ہم عربی کے لفظ کلمہ کو کل+ مہ اور عربی کو عَر + بی بولتے ہیں۔
(۹) جس لفظ میں تین حروف صیحہ آتے ہیں اس کے درمیانی حرف صحیح پر پیش یا زبر نہیں بولتے اسی اصول کے رو سے ہم انگریزی لفظ (Tickt) کو کاف مفتوح سے ٹکٹ، کلپ اور منٹ

(Minute) کونون مفتوح سے منٹ بولتے ہیں۔

(۱۰) نکی سر (صوت علت) کے مختصر ہو جانے پر اس کا غنہ اکثر و بیشتر بول چال سے ساقط ہو جاتا ہے جیسے، بانٹنا سے بٹنا، کھنچنا سے کچھنا، بھینچنا سے بھچنا، پھونکنی سے پھکنی، ڈھانکنا سے ڈھکنا وغیرہ۔

(۱۱) او(ء) اور اِے (ء) کے سروں (اصوات علت) کے بعد انفی آوازیں نہیں بولی جاتیں یعنی م، مھ، ن، نھ، ن اور ن غنہ سے پہلے اُو(ء) اور اے (ء) کے سر (اصوات علت) نہیں آتے۔

(۱۲) ڑے سے پہلے ایں (ء) اور آں (ءں) کے علاوہ اور کوئی نکی سر نہیں بولا جاتا جیسے بھینڑا، کانٹرا۔

(۱۳) رے اور لام سے پہلے اَوں (ءں) کے علاوہ اور کوئی نکی سر نہیں بولا جاتا جیسے بھونرا سنول (سونل مچھلی)۔

(۱۴) جب ڑھ کی آواز ڑھ سے بدل جاتی ہے تو اس سے پہلے کے نکی سر کا غنہ بولنے میں ساقط ہو جاتا ہے جیسے منڈھنا سے مڑھنا، منڈھی سے مڑھی، پنڈھنا سے پڑھنا وغیرہ۔

(۱۵) لاحقے کے اضافے کے باعث آخری نکی سر کا غنہ لفظ کے بالکل آخر میں دھکیل دیا جاتا ہے جیسے

رون+ اَ = رواں دھوں+اَ = دھواں

سائیں+اَ= سیّاں وغیرہ

(۱۶) اردو کے کسی لفظ میں م، مھ، ن، نھ، اور ن سے پہلے نکی سر نہیں آتا البتہ اردو بول چال میں م اور ن سے پہلے اور ان کے بعد بھی سادہ طویل سر (صوت علت) کو نکی سر میں ڈھال دینے کا عام رجحان پایا جاتا ہے جیسے۔

آم=آں م نام= ناں م امّا =اماں

سنسکرت امبّا۔امی امّیں،

سوامی ۔سوامیں، نے۔نیں وغیرہ

(۱۷) اردو میں تشدید سے پہلے کا سر مختصر کر دیا جاتا اس لیے اس کا غنہ بھی بول چال سے گر جاتا ہے یہ بڑا اہم اصول ہے جو اردو زبان کے الفاظ کو دوسری زبانوں کے الفاظ سے ممیّز کرتا ہے۔

(۱۸)اردو لہجے میں عموماً بول کا پہلا سر (صوت علت) چھوٹا کر دیا جاتا ہے اس لیے پہلے رکن (ٹک) کا غنہ بھی گر جاتا ہے جیسے اٹاری (انٹاری) (ٹنگا) (ارٹنگا) (اونچانا) ، اٹکنا (آنٹکنا) وغیرہ۔(۲۶)

## صوتیات اور فونیمیات میں فرق

ڈاکٹر اقتدار حسین (۱۹۸۵) نے صوتیات اور فونیمیات کا فرق بیاں کیا ہے:

(۱)صوتیات میں زبان کی آوازوں کے پیدا ہونے کے طریقے اور ان کی درجہ بندی کے اصولوں کا مطالعہ کرتے ہیں، فونمیات میں کسی زبان کی اہم آوازوں یعنی فونیم کو معلوم کرنے کے اصولوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔

(۲)صوتیات میں جن آوازوں کے بیان کرنے کے طریقوں کا جائزہ لیا جاتا ہے وہ کسی بھی زبان میں ہوسکتی ہیں۔فونمیات میں کسی خاص زبان کے فونیم معلوم کیے جاتے ہیں۔

(۳) صوتیات میں جن آوازوں کا جائزہ لیا جاتا ہے وہ نظریاتی طور سے لامحدود ہوسکتی ہیں،فونمیکس جن آوازوں کا مطالعہ کرتا ہے وہ ہر زبان میں محدود ہوتی ہیں اور عام طور سے پندرہ اور پچاس کے بیچ میں ہوتی ہیں۔

(۴) صوتیات میں وہ آوازیں شامل ہیں جو واقعتاً ادا ہوتی ہیں جبکہ فونیم ایک طرح کی اوسط اصطلاح ہے۔جس سے ایک وقت میں کئی آوازوں کا حوالہ دیا جاتا ہے مثلاً آواز (K) فونیم سے ظاہر کی جاتی ہے لیکن اس (K) میں نہ صرف وسط نرم تالو پر پیدا ہوئی بندشی آواز شامل ہے بلکہ اس سے پہلے ذرا ہلکی سعاریت یا انفیت لی ہوئی آوازیں بھی شامل ہیں۔فونیم اس طرح ایک تصوری نشان ہے جس میں کئی آوزیں شامل ہیں۔

(۵) صوتیات میں آواز جس طرح ادا ہوتی ہے اس کو مربع قوسین میں دکھایا جاتا ہے جبکہ فونمیات میں آواز میں جس طرح تفاعلی حیثیت رکھتی ہیں کھایا جاتا ہے۔اور اس کو ترچھی قوسیں میں رکھتے ہیں مثلاً۔انگریزی کے لفظ Cut کو صوتیاتی اعتبار سے ["Knat"]

اور فونمیات میں [Kat] تحریر کریں گے۔‘‘(۲۷)

## حوالہ جات


۱۔ اقتدار حسین، ڈاکٹر، صوتیات اور فونمیات، نئی دہلی: ترقی اردو بیورو، ۱۹۹۴ء، ص:۱۱

۲۔ ایضاً، ص:۱۲۔۱۱

۳۔ محبوب عالم، ڈاکٹر، اردو کا صوتی نظام، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۷ء، ص:۱۴

۴۔ سہیل بخاری، ڈاکٹر، اردو زبان کا صوتی نظام اور تقابلی مطالعہ، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۱ء، ص: ۱۸۹

۵۔ ایضاً، ص:۱۹۸

۶۔ اکرام حشمت، انگلش سپیلنگ پیٹرن بک (انگلش حروف کی آوازیں، تلفظ، سپلینگ کے معاملات: بذریعہ اور سیکھنے کے لیے، ملتان: کے۔ کے بکس، ۱۹۸۶ء، ص:۱۹

۷۔ محمد سلیم، سید، پروفیسر، اردو رسم الخط، کراچی: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۱ء، ص:۴۱

۸۔ خلیل صدیقی، آواز شناسی، ملتان: بیکن بکس، ۱۹۹۳ء، ص:۲۷۵

۹۔ سہیل بخاری، ڈاکٹر، اردو زبان کا صوتی نظام اور تقابلی مطالعہ، ص:۱۹۸

۱۰۔ محی الدین زور، ڈاکٹر، ہندوستانی لسانیات، لکھنؤ: نیم بک ڈپو، ۱۹۴۱ء، ص:۱۷

۱۱۔ محبوب عالم، ڈاکٹر، اردو کا صوتی نظام، ص:۱۷

۱۲۔ خلیل صدیقی، آواز شناسی، ص:۳۱

۱۳۔ اقتدار حسین، ڈاکٹر، صوتیات اور فونمیات، ص:۲۸

۱۴۔ خلیل صدیقی، آواز شناسی، ص:۲۳۔۲۲

۱۵۔ اقتدار حسین، ڈاکٹر، صوتیات اور فونمیات، ص:۳۹

۱۶۔ خلیل صدیقی، آواز شناسی، ص:۲۹۔۲۸

۱۷۔ اشرف کمال، ڈاکٹر، لسانیات، زبان اور رسم الخط، فیصل آباد: مثال پبلشرز، ۲۰۱۲ء، ص:۱۰۹

۱۸۔ خلیل صدیقی، آواز شناسی، ص:۱۸

۱۹۔ محبوب عالم، ڈاکٹر، اردو کا صوتی نظام، ص:۱۹۔۱۸

۲۰۔ اقتدار حسین، ڈاکٹر، صوتیات اور فونمیات، ص:۳۱۔۳۰

۲۱۔ محبوب عالم، ڈاکٹر، اردو کا صوتی نظام، ص:۲۶

۲۲۔ محمد صدیق، خواجہ، اردو اور لاطینی رسم الخط، مشمولہ: اردو رسم الخط شیما مجید، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۹ء، ص:۲۰۔۱۶

۲۳۔ محمد غیاث الدین شاہ، ڈاکٹر، انگریزی زبان میں درست تلفظ کی ادائیگی، مشمولہ: تعلیمی زاویے، سہ ماہی مجلّہ،

اسلام آباد: پاکستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن،۲۰۱۲ء،ص:۱۳۔۱۲

۲۴۔ اقتدار حسین، ڈاکٹر، لسانیات کے بنیادی اصول، علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاوس، ۱۹۸۵ء، ص:۲۵

۲۵۔ ایضاً، ص:۲۶

۲۶۔ سہیل بخاری، ڈاکٹر، اردو کا صوتی نظام اور تقابلی مطالعہ، ص:۱۹۸۔۱۸۹

۲۷۔ اقتدار حسین، ڈاکٹر، لسانیات کے بنیادی اصول، ص:۴۶

☆......☆......☆